OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
**Published by:** *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
July-September-2024
Vol: 9, Issue: 35
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

# برصغیر میں مطالعہ مسیحیت کی روایت کا آغاز وارتقاء

# Evolution of the Tradition of the Study of Christianity in the Subcontinent

**Muhammad Mustafa Iqbal**
Phd Scholar, Department of Islamic Studies, GC University Faisalabad:mmiqbal10@hotmail.com
**Muhammad Hamid Raza**
Assistant Professor Department of Islamic Studies GC University Faisalabad, Pakistan: imamzai@gmail.com

## Abstract

The basic ideas and history of Christianity have been presented briefly in this article because the correct way to understand a religion is to understand it directly from the people of the faith, so it is an attempt not to attribute anything to Christianity without reference to Christian scholars themselves and since the purpose of this is only to understand Christianity. No theory of religion has been commented upon. Still, only information related to its basic ideas and history has been discussed and studying Christianity by Muslims in the subcontinent, it is important to know how Christianity reached the subcontinent and then how it established its foothold in this area and how it achieved so much progress here. In the beginning of the year, Alexandria was the largest trading city in the world, Indian merchants who went to Alexandria to trade silk and pearls, and on their return brought with them a collection of books of Mustang to India. In the early 2nd century, some Indian merchants wrote a letter to Bishop Demetry Youss of Alexandria, asking him to send a capable man to India for the tabalgar mainstay, so he sent the Pontius priest, who was one of the most capable people of his time; to India and that he was the "first missionary" in India. How the British spent their energies in the spread of Christianity in the subcontinent and adopted every means that could promote Christianity, from the army of priests and missionaries to the misuse of government power and from books to magazines and newspapers and from public preaching to debate, they adopted every method by which Christianity could be spread. But Muslim scholars also continued to

observe this whole situation closely and they not only closed the siege in front of the growing storm of Christianity on every front in defense of Islam, but also reined in this vicious ness and held it in such a way that they did not give it a chance to rise again.

**Keywords: Christianity, Missionaries, Subcontinent, Priests**

ہندوستان میں مسیحیت کی آمد وفروغ کو سمجھنے سے پہلے اس بات کو سمجھنا ضروری ہوگا کہ مذہب عیسائیت ہے کیا؟اس کے بنیادی نظریات کیا ہیں ؟اور یہ مذہب کن بنیادوں پر کھڑا ہے ؟اس لیے سب سے پہلے مختصر طور پر عیسائی مذہب کے بنیادی نظریات اوراس کی تاریخ پیش کی جائے گی، کیونکہ کسی مذہب کو سمجھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اسے براہ راست اہل مذہب سے سمجھا جائے،اس لئے کوشش ہوگی کہ کوئی بات خود عیسائی علماء کے حوالے کے بغیر عیسائیت کی طرف منسوب نہ کریں،اور چونکہ اس بات کا مقصد صرف عیسائی مذہب کو سمجھنا ہے،اس لئے اس مذہب کے کسی نظریے پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا بلکہ محض اس کے بنیادی نظریات اور تاریخ سے متعلق معلومات کو زیر بحث لایا جائے گا۔

## عیسائیت کی تعریف

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں عیسائیت کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"وہ مذہب جو اپنی اصلیت کو ناصرہ کے باشندے یسوع کی طرف منسوب کرتا ہوا اور اسے خدا کا منتخب (مسیح) مانتا ہے۔"[1]

عیسائیت کی یہ تعریف بہت مجمل ہے،الفریڈ، سی، گاروے نے اس تعریف کو مزید پھیلا کر ذرا واضح کر دیا ہے، انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے مقالے "عیسائیت" میں وہ لکھتا ہے:

"عیسائیت کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ اخلاقی،تاریخی،کائناتی موحدانہ اور کفارے پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے جس میں خدا اور انسان کے تعلق کو خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعہ پختہ کر دیا گیا ہے"[2]

---

1۔انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، مقالہ "عیسائیت"، جلد 5، ص 693

Encyclopædia Britannica, Thesis "Christianity", Vol. 5, p. 693

2۔انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس، مقالہ "عیسائیت"، ٹی اینڈ ٹی کلارک، نیویارک، 1915ء، جلد 3، ص 581

Encyclopedia of Religion and Ethics, Thesis "Christianity", T&T Clark, New York, 1915, Vol. 3, p. 581

اس تعریف کو بیان کرکے مسٹر گاردے نے اس کے ایک ایک جزء کی توضیح کی ہے، "اخلاقی مذہب" سے اس کے نزدیک وہ مذہب مراد ہے، جس میں عبادتوں اور قربانیوں کے ذریعے کوئی دنیوی مقصد حاصل کرنے کی تعلیم نہ دی گئی ہو، بلکہ اس کا تمام تر مقصد روحانی کمال کا حصول اور خدا کی رضاجوئی ہو۔ "تاریخی مذہب" کا مطلب وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس مذہب کا محور فکر و عمل ایک تاریخی شخصیت ہے۔ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام, انہی کے قول و عمل کو اس مذہب میں آخری اتھارٹی حاصل ہے۔ کائناتی" ہونے کا اس کے نزدیک یہ مطلب ہے کہ یہ مذہب کسی خاص در نگ و نسل کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس کی دعوت عالمگیر ہے۔ عیسائی مذہب کو موحد وہ اس لئے قرار دیتا ہے کہ اس مذہب میں تین اقانیم تسلیم کئے جانے کے باوجود خدا کو ایک کہا گیا ہے، وہ لکھتا ہے:

"اگرچہ عام طور سے عیسائیت کے عقیدہ تثلیث یا زیادہ صحیح لفظوں میں توحید فی التثلیث کے بارے میں یہ سمجھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ خطرناک حد تک تین خداؤں کے عقیدے کے قریب آگیا ہے، لیکن عیسائیت اپنی روح کے اعتبار سے موحد ہے، اور خدا کو ایک کلیسائی عقیدے کے طور پر ایک سمجھتی ہے۔"

مندرجہ بالا تعریف میں عیسائیت کی آخری خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ "کفارے" پر ایمان رکھتا ہے، اس جز کی تشریح کرتے ہوئے گاروے لکھتا ہے۔

"خدا اور بندے کے درمیان جو تعلق ہونا چاہئے اس کے بارے میں عیسائیت کا خیال یہ ہے کہ وہ گناہ کے ذریعے خلل پذیر ہو گیا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اسے پھر سے قائم کیا جائے، اور یہ کام صرف مسیح کو بیچ میں ڈالنے سے ہوتا ہے۔"[3]

یہ تو تھی عیسائی مذہب کی ایک اجمالی تعریف، لیکن در حقیقت مذہب کا صحیح تعارف اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے تمام بنیادی عقائد کو اچھی طرح نہ سمجھ لیا جائے، اسلئے اب ان عقائد کی تشریح پیش کی جاتی ہے۔

## عیسائی مذہب میں خدا کا تصور

جہاں تک خدا کے وجود کا تعلق ہے، عیسائی مذاہب اس معاملے میں دوسرے مذاب سے مختلف نہیں ہے، وہ بھی خدا کو تقریباً انہی صفات کے ساتھ تسلیم کرتا ہے، جو دوسرے مذاہب میں اُس کے لئے بیان کی جاتی ہیں مارس ریلٹن لکھتا ہے:

---

3۔انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجئن اینڈ ایتھکس، مقالہ "عیسائیت"، "، جلد 3، ص 581
Encyclopedia of Religion and Ethics, Thesis "Christianity", Vol. 3, p. 581

"عیسائیت کا خدا کے بارے میں یہ تصور ہے کہ وہ ایک زندہ جاوید وجود ہے، جو تمام امکانی صفات کمال کے ساتھ متصف ہے، اُسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن پوری طرح سمجھا نہیں جا سکتا، اس لئے اس کی حقیقت کا ٹھیک ٹھیک تجزیہ ہمارے ذہن کی قوت سے ماوراء ہے، وہ فی نفسہ کیا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں، صرف اتنی باتیں ہمیں معلوم ہو سکی ہیں جو خود اس نے بنی نوع انسان کو وحی کے ذریعے بتلائیں۔[4]

## عقیدہ تثلیث

یہاں تک تو بات واضح اور صاف ہے، لیکن آگے چل کر اس مذہب نے خدا کے تصور کی جو تفصیلات بیان کی ہیں وہ بڑی اُلجھی ہوتی ہیں ان کا سمجھنا آسان نہیں ہے، اور یہ بات تو ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ عیسائی مذہب میں خدا تین اقانیم (پرسنز) سے مرکب ہے باپ، بیٹا اور روح القدس، اسی عقیدے کو عقیدہ تثلیث کہا جاتا ہے، لیکن بجائے خود اس عقیدے کی تشریح و تعبیر میں عیسائی علماء کے بیانات اس قدر مختلف اور متضاد ہیں کہ یقینی طور سے کوئی ایک بات کہنا بہت مشکل ہے، وہ تین اقانیم کون ہیں؟ جن کا مجموعہ اُن کے نزدیک خدا ہے؟ خود ان کی تعیین میں بھی اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ خدا" باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعے کا نام ہے[5]، اور بعض کا کہنا ہے کہ باپ بیٹا اور کنواری مریم" وہ تین اقنوم میں جن کا مجموعہ خدا ہے[6]، پھر ان تین اقانیم میں سے ہر ایک کی انفرادی حیثیت کیا ہے؟ اور خدائے مجموع ( TRINITY) سے اس کا کیا رشتہ ہے؟ اس سوال کے جواب میں بھی ایک زبردست اختلاف پھیلا ہوا ہے، ایک گروہ کا کہنا ہے کہ ان تین میں سے ہر ایک بذات خود بھی ویسا ہی خدا ہے جیسا مجموعہ خدا،[7] ایک دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ ان تینوں میں سے ہر ایک الگ الگ خدا تو ہیں، مگر مجموعہ خدا سے کمتر ہیں اور ان پر لفظ

---

4.H.Maurice Relton,Studies in Christian Doctrine,macmillan &co ,London,1960.P.3

5۔ عام عیسائیوں کا یہی مسلک ہے، دیکھئے، برٹانیکا، ص479، جلد22، مقالہ( TRINITY )

This is the view of ordinary Christians, see Britannica, p. 479, vol. 22, thesis (TRINITY).

6۔ عرب میں عیسائیوں کا ایک فرقہ "انیر مدتیس" اس کا قائل تھا، اب یہ فرقہ ناپید ہو چکا ہے (دیکھئے نوید جاوید، ص356، بحوالہ پادری سیل صاحب)

In Arabia, a sect of Christians called "Anir-e-maydis" was convinced of this, now this sect has disappeared (see Naveed Javed, p. 356, quoted by Pastor Sel Sahib)

7. Hibbort Journal XXI V No. 1. As quoted by the Encyclopaedia Britannico 1950 P. 479 V. 22 "TRINITY"

خدا کا اطلاق ذرا وسیع معنی میں کر دیا گیا ہے،[8] تیسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ تین خدا ہی نہیں میں خدا تو صرف ان کا مجموعہ ہے۔[9]

## توحید فی التثلیث

غرض اس قسم کے بے شمار اختلافات ہیں جن کی وجہ سے تثلیث کا عقیدہ ایک "خواب پریشاں" بن کر رہ گیا ہے، لیکن عیسائیوں میں جو سب سے زیادہ مقبول تشریح ہے وہ یہ ہے، یہ تعبیر انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے:

"تثلیث کے عیسائی نظریے کو ان الفاظ میں اچھی طرح تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے، اور روح القدس خدا ہے، لیکن یہ مل کر تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی خدا ہیں، اس لئے کہ عیسائی نظریے کے مطابق ہم جس طرح ان تینوں میں سے ہر ایک اقنوم کو خدا اور آقا سمجھنے پر مجبور ہمیں اسی طرح ہمیں کیتھولک مذہب نے اس بات کی بھی ممانعت کر دی ہے کہ ہم ان کو تین خدا یا تین آقا سمجھنے لگیں۔"[10]

اس بات کو قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہوئے تیسری صدی عیسوی کے مشہور عیسائی عالم اور فلسفی سینٹ آگسٹائن اپنی مشہور کتاب (On the Trinity) میں لکھتے ہیں:

"عہد قدیم اور عہد جدید کے وہ تمام کیتھولک علماء جنہیں پڑھنے کا مجھے اتفاق ہوا ہے اور جنوں نے مجھ سے پہلے تثلیث کے موضوع پر لکھا ہے وہ سب مقدس صحیفوں کی روشنی میں اس نظریے کی تعلیم دینا چاہتے ہیں کہ باپ، بیٹا اور روح القدس مل کر "ایک خدائی وحدت" تیار کرتے ہیں، جو اپنی ماہیت اور حقیقت کے اعتبار سے ایک اور ناقابل تقسیم ہے، اس وجہ سے وہ تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک خدا ہے، اگرچہ باپ نے بیٹے کو پیدا کیا، لہذا جو باپ ہے وہ بیٹا نہیں ہے، اسی طرح بیٹا باپ سے پیدا ہوا ہے، اس لئے جو بیٹا ہے وہ باپ نہیں ہے، اور روح القدس بھی نہ باپ ہے نہ بیٹا، بلکہ باپ اور بیٹے کی روح ہے، جو دونوں کے ساتھ مساوی اور تثلیثی وحدت میں ان کی حصہ دار ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ تثلیثی وحدت ہی کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئی، اسے پیلاطس نے پھانسی دی، اسے دفن کیا گیا،

---

8. Basic Writings of St. Thomas Aquinas , V.1,P 327 & Britannica V. 222, P. 479

9۔ الخطط المقریزیة، لبنان 1959ء، جلد 3، ص 408

Al-Khiṭaṭ al-Maqrīzīyah, Lebanon, 1959, Vol. 3, p. 408)

10۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، مقالہ "عیسائیت"، جلد 5، ص 693

Encyclopedia Britannica, Thesis "Christianity", Vol. 5, p. 693

اور پھر یہ تیسرے دن زندہ ہو کر جنت میں چلی گئی، کیونکہ یہ واقعات تثلیثی وحدت کے ساتھ نہیں، صرف بیٹے کے ساتھ پیش آئے تھے، اسی طرح یہ بھی نہ سمجھنا چاہے کہ یہی تثلیثی وحدت یسوع مسیح پر کبوتر کی شکل میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب اسے بپتسمہ دیا جارہا تھا"۔[11]

بلکہ یہ واقعہ صرف روح القدس کا تھا، علی ہذاالقیاس یہ سمجھنا بھی درست نہیں کہ جب یسوع مسیح کو بپتسمہ دیا جارہا تھا دیا جب وہ اپنے تین شاگردوں کے ساتھ پہاڑ پر کھڑا تھا، اس وقت تثلیثی وحدت نے اس سے پکار کر کہا تھا کہ تو میرا بیٹا ہے،[12] بلکہ یہ الفاظ صرف باپ کے تھے جو بیٹے کے لئے بولے گئے تھے، اگرچہ جس طرح باپ، بیٹا اور روح القدس ناقابل تقسیم ہیں، اسی طرح ناقابل تقسیم طریقے پر وہ کام بھی کرتے ہیں، یہی میرا عقیدہ ہے، اس لئے کہ یہ کیتھولک عقیدہ ہے۔[13]

یہ تین کوایک اور ایک کو تین قرار دینے کی عیسائیوں کے پاس کیا وجہ جواز ہے؟ اس سوال کا جواب سننے سے قبل یہ سمجھ لیجئے کہ عیسائی مذہب میں باپ بیٹے اور روح القدس سے کیا مراد ہے؟

## باپ

عیسائیوں کے نزدیک باپ سے مراد خدا کی تنہا ذات ہے جس میں اس کی صفتِ کلام اور صفت حیات سے قطع نظر کر لی گئی ہے، یہ ذات بیٹے کے وجود کے لئے اصل ( Principle ) کا درجہ رکھتی ہے، مشہور عیسائی فلاسفر سینٹ تھامس ایکویناس کی تشریح کے مطابق باپ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس نے کسی کو جنا ہے، اور کوئی ایسا وقت گذرا ہے جس میں باپ تھا، اور بیٹا نہیں تھا، بلکہ یہ ایک خدائی اصطلاح ہے، جس کا مقصد صرف یہ کہ کہ باپ بیٹے کے لئے اصل ہے، جس طرح ذات صفت کے لئے اصل ہوتی ہے، ورنہ جب سے باپ موجود ہے اسی وقت سے بیٹا بھی موجود ہے، اور ان میں سے کسی کو کسی پر کوئی زمانی اولیت حاصل نہیں ہے۔[14]

---

11۔ متی، 3 :16 تفصیل کے لئے دیکھئے اظہار الحق، جلد 1، ص 195

Matthew 3:16 For details, see Aẓhār al-Ḥaqq, Vol. 1, p. 195.

12۔ متی، 17: 5

Matthew, 17:5

13- Basic Writings of St. Augustine trans by A. W Haddon and eiued by Whitmy J-Oals New York 1948 P. 672 V.2

14-Basic Writings of St .Thomas Aquinas edited by A. C. Pegis P, Random House, New York .1944. P.324

خدا کی ذات کو باپ کیوں کہا جاتا ہے ؟اس سوال کا جواب دیتے ہوئے الفریڈ گاروے لکھا ہے کہ ؛

اس سے کئی حقائق کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے،ایک تو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام مخلوقات اپنے وجود میں خدا کی محتاج ہیں جس طرح بیٹا باپ کا محتاج ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ خدا اپنے بندوں پر اس طرح شفیق اور مہربان ہے جس طرح باپ اپنے بیٹے پر مہربان ہوتا ہے۔[15]

## بیٹا

بیٹے سے مراد عیسائیوں کے نزدیک خدا کی صفت کلام( Word of God)ہے لیکن یہ انسانوں کی صفت کلام کی طرح نہیں ہے، انسانوں کی صفت کلام اور خدا کی صفت کلام کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے ایکویناس لکھتا ہے:

انسانی فطرت میں صفت کلام کوئی جوہری وجود نہیں رکھتی،اسی وجہ سے اس کو انسان کا بیٹا یا مولود نہیں کہہ سکتے، لیکن خدا کی صفت کلام ایک جوہر ہے، جو خدا کی ماہیت میں اپنا ایک وجود رکھتا ہے،اسی لئے اس کو حقیقتاً، نہ کہ مجازاً بیٹا کہا جاتا ہے،اور اس کی اصل کا نام باپ ہے۔[16]

عیسائی عقیدے کے مطابق خدا کو جس قدر معلومات حاصل ہوتی ہیں، وہ اسی صفت کے ذریعہ ہوتی ہیں،اور اسی صفت کے ذریعہ تمام اشیاء پیدا ہوتی ہیں، یہ صفت باپ کی طرح قدیم اور جاودانی ہے،[17] خدا کی یہی صفت یسوع مسیح بن مریم کی انسانی شخصیت میں حلول کر گئی تھی، جس کی وجہ سے یسوع مسیح" کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے، حلول کا یہ عقیدہ ایک مستقل حیثیت رکھتا۔

## روح القدس

" (Holy Spirit) روح القدس"سے مراد باپ اور بیٹے کی صفت حیات اور صفت محبت ہے، یعنی اس صفت کے ذریعہ خدا کی ذات (باپ)، اپنی صفت علم (بیٹے) سے محبت کرتی ہے، اور بیٹا باپ سے محبت کرتا ہے، یہ صفت بھی صفت کلام کی طرح ایک جوہری وجود رکھتی ہے، اور باپ بیٹے کی طرح قدیم اور جاودانی ہے اسی وجہ سے

---

15۔انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجئن اینڈ ایتھکس، جلد3،ص85
Encyclopedia of Religion and Ethics, Vol. 3, p. 85
16.Aquinas The Sunnma Theologica Q 33 Ari 3006 3
17- Augustine, The Ally of Cod, Book XI or XYTV

اُسے ایک مستقل اقنوم (Person) کی حیثیت حاصل ہے۔[18] عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو بپتسمہ دیا جارہا تھا تو یہی صفت ایک کبوتر کے جسم میں حلول کر کے حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔[19] اور اس کے بعد جب حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تھا تو عید پینٹی کوسٹ کے دن یہی روح القدس آتشیں زبانوں کی شکل میں حضرت مسیح کے حواریوں پر نازل ہوئی تھی۔[20]

اب عقیدہ توحید فی التثلیث Trinity کا خلاصہ یہ نکلا کہ خدا تین اقانیم یا شخصیتوں پر مشتمل ہے، خدا کی ذات، جسے باپ کہتے ہیں، خدا کی صفت کلام، جسے بیٹا کہتے ہیں اور خدا کی صفت حیات و محبت جسے روح القدس کہا جاتا ہے، ان تین میں سے ہر ایک خدا ہے لیکن یہ تینوں مل کر تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی خدا ہیں۔

یہیں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یا، باپ، بیٹا اور روح القدس میں سے ہر ایک کو خدا مان لیا گیا تو خدا ایک کہاں رہا؟ وہ تو لازماً تین ہو گئے، یہی وہ سوال ہے جو عیسائیت کی ابتدا سے لے کر اب تک ایک ناقابل حل معمہ بنا رہا ہے، عیسائیوں کے بڑے بڑے مفکرین نے نئے نئے انداز سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی اور اسی بنیاد پر بے شمار فرقے نمودار ہوئے، سالہا سال تک بحثیں چلیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سوال کا کوئی معقول جواب سامنے نہیں آسکا، خاص طور سے دوسری صدی عیسوی کے اختتام اور تیسری صدی کی ابتداء میں اس مسئلے کے جو حل مختلف فرقوں نے پیش کئے ہیں، ان کا دلچسپ حال پروفیسر ایچ۔ میورس ریلٹن نے اپنی فاضلانہ کتاب Stadies in Christian Doctrine میں بیان کیا ہے، جب اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ابیونی فرقہ (Ebionites ) کھڑا ہوا تو اس نے پہلے ہی قدم پر ہتھیار ڈال دیئے، اور کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا مان کر ہم عقیدہ توحید کو سلامت نہیں رکھ سکتے، اس لئے کہنا پڑے گا کہ وہ پورے طور پر خدا نہیں تھے، انھیں خدا کی شبیہ کہہ لیجیئے، خدا کے اخلاق کا عکس قرار دے دیجیئے، لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپنی حقیقت و ماہیت کے لحاظ سے ایسے ہی خدا تھے، جیسے باپ۔[21]

18-The City of God by Augustine P168. V-2

19۔ متی،3 :16

Matthew, 3:16

20۔ کتاب اعمال،2: 1تا22 اور اگسٹائن، جلد2، ص672

The Book of Acts, 2:1-22 and Augustine, Vol. 2, p. 672

21.H.Maurice Relton, Stadies in Christian Doctrine, Macmillan & co Ltd, New Yark,1960 , PP: 61.74

اس فرقے نے عیسائی عقیدے کی اصل بنیاد پر ضرب لگا کر اس مسئلے کو حل کیا تھا. اس لئے کلیسا نے اس کی کھل کر مخالفت کی، اس عقیدے کے لوگوں کو بدعتی اور ملحد Heretics، قرار دیا، اور اس طرح مسئلے کا یہ حل قابل قبول نہ ہوا۔ یہ مذہب عیسائیت کے بنیادی عقائد کے بارے میں ایک مختصر جائزہ ہے جس میں اس مذہب کی بنیادی باتوں کے ان الجھے ہوئے عقائد کی نشاندہی کی گئی ہے جس مسئلہ کو اس مذہب کے ماننے والے بھی آج تک نہ سلجھا سکے۔ اب اس مذہب کی برصغیر آمد کے بارے میں جائزہ پیش خدمت ہے۔ پہلے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ برصغیر میں مسیحیت کیسے پہنچی اور پھر اس نے اس علاقے میں کیسے اپنے قدم جمائے اور کس طریقے سے یہاں اتنی ترقی حاصل کی۔

## ہندوستان میں عیسائیوں کی آمد

مسیحیت سب سے پہلے ہندوستان میں سکندریہ سے آئی ہے سن عیسوی کی ابتدا میں سکندریہ دنیا میں سب سے بڑا تجارتی شہر تھا ہندوستانی سوداگر جو ریشم اور موتی کی تجارت کرنے کے لیے سکندریہ گئے تو واپسی پر اپنے ساتھ مسیحیت کی کتب کا ایک ذخیرہ ہندوستان لے کر آئے۔ دوسری صدی کی ابتداء میں کچھ ہندوستانی سوداگروں نے سکندریہ کے بشپ ڈیمیٹری یوس کو خط لکھا کہ ہندوستان میں تبلیغ مسیحیت کے لیے کوئی قابل آدمی بھیجا جائے چنانچہ اس نے پانٹے نیوس پادری کو ہندوستان بھیجا جو اپنے عہد کے قابل ترین لوگوں میں تھا اور یہ ہندوستان میں "پہلا مشنری" ہے۔

## سیرین عیسائی

چوتھی صدی عیسوی میں کچھ شاہی عیسائی ہندوستان کے ساحل مالا بار پر آباد ہو گئے تھے مالا بار کے راجہ نے ان سے بہت اچھا سلوک کیا اور یہاں تک ان کو مراعات دیں کہ شامی عیسائیوں کے تمام فوجداری اور دیوانی مقدمات کا تصفیہ خود ان کے بشپ کرتے تھے۔

## پرتگیزی عیسائی

سن 1500ء میں جب پرتگالی عیسائی ہندوستان میں آئے تو مالا بار عیسائیوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ان کو یقین تھا کہ پرتگالیوں کی آمد سے ان کے مسیحی تبلیغی مقاصد کو بہت تقویت پہنچے گی بعد میں ان عیسائیوں کو آنے والے عیسائیوں سے مایوسی ہوئی پرتگالی پادریوں نے ان لوگوں کو پوپ کے تابع کرنے کی سرگرم کوشش کی سن ۱۵۹۹ میں آرچ میزس نے عیسائیوں کی کانفرنس طلب کی اور اس میں فیصلہ کیا کہ کلیسا شام کے پیرو عیسائیوں کی تمام مذہبی کتابیں جلادی جائیں، اس کے بعد بہت سے شامی عیسائیوں کو جبراً رومن کیتھولک بنایا گیا۔

## چرچ مشن سوسائٹی

کلیسا شام اگرچہ مفسدانہ لغویات سے پاک تھا جو پوپ پرستی سے بہت سے حصوں میں پیدا ہو چکے تھے پوپ پرست پادری زیادہ جاہل تھے اور عوام میں اصلاحی تبلیغ کے فرائض اچھی طرح انجام نہیں دے سکتے تھے ۔ان پادریوں کی اصلاح کے لیے پرتگالیوں نے چرچ مشنری سوسائٹی کے نام سے ایک جماعت قائم کی جو ہندوستان میں "عیسائیوں کی سب سے پہلی تبلیغی جماعت" ہے لیکن بعد میں شامی عیسائیوں کی مخالفت سے یہ سوسائٹی ناکام رہی۔ ہندوستان میں جو پرتگالی تجارتی اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہندوستان آئے تھے وہ اپنے ساتھ رومن کیتھولک مشنری لائے تھے اور ان کی خاص کوشش ہوتی تھی کہ آباد پرتگالی ہندو عورتوں سے شادیاں کر کے ان کو عیسائی بنائیں جنوب ہند کے بہت سے علاقوں میں جبر سے بھی عیسائی بنایا گیا۔اس وقت پرتگالیوں کا یہ دستور تھا کہ وہ جس علاقہ پر قبضہ کرتے اور فتح پاتے تھے اس کے حاکم اور حاکم کے اہل وعیال کو اسیر کر کے عیسائی بنا کر لسبن دارالحکومت میں بھیج دیتے تھے چنانچہ علاقہ پرچول کے حاکم فرمان خان اور اس کی بیٹی کو زبردستی نصرانی بنا کر گوآ کے پرتگیزی وائسرائے ولسکو دی گامانے لسبن روانہ کر دیا تھا۔[22]

## جیوسٹ مشن

پرتگالیوں نے گوا میں ایک مذہبی محکمہ قائم کیا تھا جہاں لوگوں کو مذہبی احکام کی خلاف ورزی کے احکام میں تکالیف دی جاتی تھی اور ان کو زندہ جلا دیا جاتا تھا جو لوگ رومن کیتھولک بن جاتے تھے ان کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی تھیں جیوسٹ فرقے کے کچھ عیسائیوں نے پوشیدہ طور پر سنسکرت زبان پڑھی اور ہندو لٹریچر کا گہرا مطالعہ کیا اس کے بعد انہوں نے خود کو یورپ کے قدیم برہمنوں کی اولاد ظاہر کیا یہ لوگ ہندو جوگیوں کی طرح زرد کپڑے پہنے ہوتے تھے اور پیشانیوں پر تلک لگاتے تھے اور ہندو مراسم انجام دیتے تھے یہاں تک ان لوگوں نے سنسکرت زبان میں نیا وید لکھا جس میں مسیحیت کی بہت تعریف کی اور ان لوگوں نے دعوی کیا کہ یہ وید اصلی ہیں یورپ میں کچھ لوگوں نے جیوسٹ فرقے کے اس طرز عمل کی مخالفت بھی کی۔

---

22۔ محمد ذکاءاللہ، مولوی، تاریخ ہندوستان، مطبع انسٹیٹیوٹ علی گڑھ، انڈیا، 1916ء، جلد سوم، (مختلف مقامات)
Muḥāmād Zāk’āllh, Mwulvi, Tārikh hindwstān, Institute of Ali Garh, India, 1916, Vol. III, (different places)

## فرانسیسی مشن

فرنگی پرتگیزی عیسائیوں کے بعد سن ۱۶۷۲ میں جب فرانسیسی ہندوستان میں ائے اور پانڈیچری کو دار سلطنت قرار دیا تو انہوں نے بھی پیرس کی سب سے پرانی غیر ممالک میں عیسائیت کا پروپیگنڈا کرنے والی جماعت سوسائٹی ڈسمیشن اس طرح غیر ممالک کی مشنری سوسائٹی ہندوستان میں روانہ کی اس سوسائٹی کا حلقہ عمل کمبا کونم میسور قوام بٹور مغرب مدارس اور پانڈےچری تھا جس نے پادریوں کے ذریعے ہندوستانیوں کو عیسائی بننے کی ترغیب دی اور نصرانیت کا پروپیگنڈا کیا یہ سوسائٹی فرانسیسی کیتھولک فرقہ کی شاخ تھی مرکزی جماعت فرانس میں سن ۱۸۵۸ء میں قائم ہوئی اس سال اس سوسائٹی میں ۳۴ پادریورپین مشنری اور ۵۹۸ غیر یورپین مشنری کام کرتے تھے اس کا کنٹرول اور تنظیم کرنے والا گونگر مگیشن یعنی ایک پروپیگنڈا بورڈ تھا جس کو جارج ۱۵ نے سن ۱۶۲۲ میں قائم کیا تھا یہ بورڈ سیکرٹری اف سٹیٹ اف کالونیز کی طرح کل مذہبی معاملات میں پورے اختیارات کا مالک تھا جس کو پادری ایلسکو پلک کالسٹائی قوانین کے ذریعے چلاتے تھے۔[23]

## پہلا مشن

ہندوستان میں فرقہ کی مشنری سے پہلے سن ۱۷۰۶ء میں آئے تھے شاہ ڈنمارک نے پلٹ سچیکو اور ذیگن بالک، دو پادریوں کو ہندوستان بھیجا تھا ان لوگوں نے سب سے پہلے تامل زبان سیکھی اور ذیگن بالک نے عہد جدید کا ترجمہ تامل زبان میں کیا اس کے بعد اس نے عہد عتیق کا ترجمہ شروع کیا۔ بعد میں اس کے جانشین نے بائبل کے اس ترجمہ کو مکمل کیا۔ ڈگن بالک ہندوستان میں مذہبی تبلیغ کے لیے امداد طلب کرنے انگلستان گیا وہاں شاہ جارج دوم نے اس کی بہت عزت کی اور سوسائٹی فارپروموٹنگ کرسچن کالج کی مدد سے کئی مشنری ہندوستان بھیجے۔ جو پادری شاہ جارج دوم نے بھیجے تھے اس میں "شواز" خاص طور پر قابل ذکر ہے یہ بہت ذہین اور مخبری ذہنیت کا عیسائی تھا وہ کئی سال ٹرانک بار میں تبلیغِ مسیحیت کرتا رہا، بعد میں وہ ترچنا پلی چلا گیا جہاں اس نے مستقل اڈا بنا لیا۔ جنوب ہند میں اس کا اثر و رسوخ بہت بڑھ گیا تھا ایک مرتبہ سلطان حیدر علی اور عیسائیوں کی کشمکش ہوئی تو تصفیہ کے لیے شواز ہی مقرر ہوا حیدر علی اس کی علمیت سے متاثر ہوا اور اشرفیوں کی ایک تھیلی دی اس تھیلی سے شواز نے تیمور میں ایک عیسائی مدرسہ قائم

23.Encyclopedia Britannica, The Encyclopedia Britannica Company Limited, London, 1922, Vol. 32, p. 277

کیا راجہ تجنور اس کے زیر اثر آگیا اور مرتے وقت اپنی نو عمر راجکماری کا ولی اس کو مقرر کیا شواز کا انتقال سن 1798ء میں ہوا اور اس نے کم از کم 10 معزز آدمیوں کو عیسائی بنایا۔[24]

## بنگال میں عیسائیت

بنگال میں پہلا پروٹسٹنٹ مشنری کیئر نند ہے۔ وہ سن 1758ء کڈ پور سے کلکتہ گیا کلائیو نے اس کی سرپرستی کی اس نے ایک دولت مند بیوہ ہندو عورت کو عیسائی بنا کر شادی کر لی اور اس کی دولت سے گرجا تعمیر کیا اور کئی سکولوں کو فروغ دیا۔ کیئر نند کی سرگرمیوں کو انفرادی حیثیت حاصل تھی بنگال میں پہلا عیسائی مشن ولیم کیری نے قائم کیا ابتدا میں یہ انگلستان کا ایک موچی تھا بعد میں اس نے تعلیم حاصل کی اور سکول کا ماسٹر بن گیا ایک دن شاگردوں کو پڑھاتے پڑھاتے اس سے خیال ہوا کہ ہندوستان میں مسیحی پیغام بھیجا جانا چاہیے سن 1792ء میں اس نے لندن میں کئی پبلک جلسے کیے اور ہندوستان میں تبلیغ مسیحیت پر روشنی ڈالی اس کی کوششوں سے لندن میں بشپ سوسائٹی قائم کی اور اس کی جانب سے ولیم کیرے کو کلکتہ بھیج دیا۔

## بیپٹسٹ

ابتدا میں بیپٹسٹ مشرقی سوسائٹی کے لیے انگلستان میں بہت روپیہ فراہم ہوا تھا اس کی تلافی کے لیے ولیم کیئرے نے بنگال میں نیل کی کاشت شروع کی اس سے اپنا اور اپنے متعلقین کا گزارا کرتا تھا بعد میں انگلستان سے دو مشنری بنگال بھیجے گئے ان کا نام جوشا مارچ مین اور ولیم وارڈ تھا۔ اس کا ایسٹ انڈیا کمپنی سے جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے کلکتہ کے قریب ڈنمارک کے مقبوضہ علاقے سری رام پور میں سکونت اختیار کی سن ۱۸۰۰ء میں کیئرے بھی سری رام پور چلا گیا سری رام پور میں بائبل کے تراجم کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا، سب سے پہلے سن ۱۸۰۱ء میں عہد جدید کا ترجمہ بنگالی زبان میں ہوا اس کے بعد عہد عتیق کا ترجمہ بنگالی اور اردو میں کیا گیا اس کے بعد کیئرے نے عہد جدید کا ترجمہ سنسکرت زبان میں کیا۔ کیئرے مشرقی زبانوں کا بڑا ماہر تھا اور اس سے بعد میں لارڈز نے فورٹ ولیم کالج میں مشرقی زبانوں کا پروفیسر مقرر کر دیا تھا اس نے کمیونٹی بورڈنگ سکول قائم کیے۔ ان پادریوں کی زندگی بہت سادہ تھی یہ اپنی

24۔ امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال، مکتبہ فاروقی پریس، دہلی، 1949ء، ص 15
Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, Maktaba Farooqi Press, Delhi, 1949, p. 15

ساری آمدنی بائبل کی چھپائی، سکولوں کی امداد اور مسیحیت کی تبلیغ پر صرف کرتے تھے ان تینوں نے شری رام پور میں کالج بھی قائم کیا۔[25]

## ایسٹ انڈیا کمپنی کا مسیحیت میں حصہ لینا

مشنریوں کے علاوہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت نے بھی تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا اسنے اور بستیوں میں مذہبی تعلیم پھیلانے کے لیے ہر خاص اور مشہور مقام پر پادری مقرر کر رکھے تھے اور یہ پادری یورپیوں کی عبادت کا انتظام کرنے کے علاوہ قرب وجوار کے علاقوں میں ہندوستانیوں کو عیسائی بناتے رہتے تھے اور بسااوقات لوگوں کے عیسائی بنانے میں حکومت کا دباؤ بھی کام کرتا تھا کلکتہ کا "ریورڈ ڈیوڈ براؤن" سرکاری حلقوں میں بہت بااثر تھا اور تمام گورنر جنرل اس کی عزت کرتے تھے وہ تنخواہ نہیں لیتا تھا اعزازی طور پر گرجوں کا اس نے انتظام لے رکھا تھا اس کی موت کے وقت اس سے پوچھا گیا کہ اس کی یادگار میں کتبہ کا کیا مضمون لکھا جائے اس نے جواب دیا "میری یاد صرف اتنی کافی ہے کہ براؤن نے کلکتہ کے مشن چرچ میں ۲۵ سال تک بائبل کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔" سن ۱۸۰۶ء میں "ہینری مارٹن" کلکتہ میں آیا یہ شخص کیمبرج یونیورسٹی کا گریجویٹ اور کافی دولت مند تھا اس نے اپنی جیب خاص سے بنگال میں کئی سکول قائم کی اور بہت سے ہندوستانیوں کو عیسائی بنایا اس کا بڑا کارنامہ یہ بتایا جاتا ہے کہ اس نے عہد جدید کا ترجمہ اردو فارسی زبان میں کیا اردو فارسی ترجمہ کی مزید صحت کے لیے ایران گیا اور زبان کے ادیبوں سے اس کی تصحیح کرا کے انگلستان روانہ ہوا مگر راستہ میں مر گیا۔ لارڈ نرے گورنر جنرل کا خاص پادری "کلاڈیس بوکانین" مسیحیت کا بڑا مبلغ تھا اس سے پہلے مسیحیت کے لیے بنگال سے ٹراونکور تک کا دورہ کیا اور ہزاروں ہندوستانیوں کو عیسائی بنایا اڑیسہ میں جگن ناتھ کے مندر کے خلاف اس نے کئی سخت مضمون اخبارات میں لکھے اور وہاں کے خون آشام اور خلاف انسانیت حرکتوں کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائی اس نے مضمون میں لکھا کہ "جب میں جگن ناتھ کا مندر دیکھنے گیا تو ۵۰ میل تک سڑک پر یاتریوں کی ہڈیوں سے پٹی پڑی ہوئی تھی کتے گیدڑ اور گدھ لاشوں کو نوچ رہے تھے لوگ مکتی حاصل کرنے کے لیے عظیم الشان گاڑی کے پہیے کے نیچے لیٹ کر جان دیتے تھے" لوکانین کی کوششوں سے بائبل کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا اور اسے خاص طور پر شام اور مصر بھیجا گیا۔

---

25۔امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال،، ص16

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p. 16

## پروٹسٹنٹ کا دوسرا دور

ہندوستان میں پروٹسٹنٹوں کا تقرر بھی پادری کلاڈیز لوکانین کی جدوجہد کا نتیجہ تھا اس نے سخت کوششوں سے سن ۱۸۱۳ء میں برطانوی پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کی۔

## امریکن مشنری سوسائٹیاں

یوں تو سن ۱۶۰۱ء سے ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہمراہ پادری ہندوستان میں آنا شروع ہو گئے تھے لیکن جماعتی وذمہ دارانہ شکل میں سن ۱۸۱۴ء میں ہندوستان کے اندر انگلستان کی مشنری سوسائٹیوں نے قدم رکھا تھا اس سے دو سال قبل امریکن بورڈ آف کمشنر فار فورن مشن سوسائٹی کی (جو امریکہ کی سب سے پرانی مشن سوسائٹی) جانب سے ۱۹ مئی کو مسٹر جیڈسن اور لول اپنی بیویوں کے ساتھ کلکتہ کے لیے روانہ ہوئے تھے اور ۲۲ مئی کو کلکتہ پہنچے یہ امریکہ کی طرف سے ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے لیے پہلا قدم تھا۔ یہ چاروں مبلغین ولیم کالج کی پرجوش طلبہ تھے انہوں نے سن ۱۸۰۶ء میں ایک زبردست طوفان کے زیر اثر اتفاقیہ طور پر عہد کیا تھا کہ وہ سخت سے سخت اور کٹر منکر مسیح (خواہ سیموئل جے ملز کیوں نہ ہو) کے کانوں تک عیسائیت کی حقانیت کو یہ پہنچائیں گے۔ چنانچہ اس تبلیغی ارادہ کے دو سال بعد انہوں نے باقاعدہ مشنری کام میں حصہ لینے کے عہد نامہ پر دستخط کیے اور سن ۱۸۱۰ء میں پروفیسر اسٹو ورٹ سے ملے اور خواہش ظاہر کی کہ ہم کو باہر کے ملکوں میں بھیجا جائے مسٹر اسٹورٹ نے یقین دلایا کہ یسوع مسیح کے نام کو پھیلانے کے لیے تم ہندوستان جاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے دوسرے دن امریکن مشن بورڈ مذکورہ کے کمشنر کے سامنے باہر کے ملکوں میں عیسائیت کا پروپیگنڈا کرنے کی تجاویز غور و فکر کرنے کے بعد منظوری دی اس فیصلہ کے یہ چاروں اصحاب ہندوستان بھیجے گئے۔ اسی طرح بتدریجاً امریکن ۱۴ سوسائٹیوں نے ہندوستان میں آکر کام کیا۔[26]

## سکاٹش مشنریاں

سکاٹش مشنریاں سوسائٹی کی جانب سے سن ۱۸۲۹ء میں ڈاکٹر ڈف ممبئی آیا۔ چند سال مشن کا سارا انتظام چرچ آف سکاٹ لینڈ کے ماتحت کر دیا ڈاکٹر ڈف ہندوستانی ادب کا امام ہے اس نے بڑی ریسرچ کی۔ ریوینڈ مان انڈرسن نے سن ۱۸۳۰ء مدراس کے اندر ایک انگریزی درسگاہ قائم کی جو بعد میں مسیحیت کے لیے بہت بڑا دینی مرکز بنی اور خاص طور پر عورتوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی سن ۱۸۵۲ء میں انگلستان، سکاٹ لینڈ، ائرلینڈ، سوئٹزرلینڈ،

---

26۔ امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال، ص 17

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p.17

جرمنی، کروشیہ، اور متحدہ ریاست ہائے امریکہ کی ۲۲ مشنری سوسائٹیوں کے نمائندے ہندوستان میں سیلون کے اندر کام کررہے تھے ان میں ۳۴۳ غیر ملکی مشنری تھے، ۴۸ ہندوستانی اور ان کی نگرانی میں دیسی مبلغین بازاروں میں اور چوراہوں میں بازار کے اندر تبلیغ کرتے تھے انہوں نے ۳۳۷ گرجے قائم کیے جن میں ہندوستانی عبادت کرنے والے عیسائیوں کی تعداد ۲۱۴۱۰ تھی سن ۱۸۵۲ء میں عیسائی مشنری سوسائٹیوں نے ۱۳۴۶ سکول قائم کیے جن میں ۷۵۰۴ لڑکوں کو دیسی زبان کی تعلیم دی جاتی تھی ان کے علاوہ ۹۳ بورڈنگ سکول تھے جن میں ۲۴۱۴ لڑکوں کو تبلیغ مذہب کے لیے تیار کیا جاتا تھا ان سوسائٹیوں نے عیسائی مبلغین تیار کرنے کے لیے ۱۲۶ مذہبی درسگاہیں قائم کررکھی تھی جن میں ۱۴۵۶۳ نوجوانوں کو ہندوستانی اور دیسی زبانوں میں بائبل کی مناظرہ سکھانے والی تعلیم دی جاتی تھی ان سوسائٹیوں نے عورتوں میں تبلیغ مسیح کے لیے ۳۴۷ ڈے سکول اور ۱۰۲ بورڈنگ سکول قائم کیے تھے جن میں علی ترتیب ۱۱۵۱۹ اور ۲۷۷۹ ہندوستانی لڑکوں کو دیسی زبان میں درسی تعلیم کے علاوہ لازمی طور پر بائبل پڑھائی جاتی تھی ان کے ۲۵ عظیم الشان پریس قائم تھے اور ان کے مصارف کا اندازہ ۲۵ لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے ان کے مصارف کا ون اور ٹو حصہ یورپین عیسائیوں کی امداد سے حاصل ہوتا تھا اور باقی مشن سوسائٹیاں ہندوستان سے رقم وصول کرتی تھی۔ اس بارے میں مسٹر اے جی ولسن اپنے ایک آرٹیکل میں جو کہ ۱۸۸۲ء میں فورٹ نائیٹ لی ریویو میں شائع ہوا تھا لکھتے ہیں؛

"اس بدقسمت ملک (ہندوستان) سے ہر سال پورے تین کروڑ پونڈ (پینتالیس کروڑ روپیہ) ہم مختلف طریقوں سے کھینچ لیتے ہیں۔۔۔ جس کے معنی ہیں کہ ہندوستان کے کل سرمایہ معاش کا دسواں حصہ ہر سال ہمارے پاس کھینچ آتا ہے۔"[27]

## برطانوی اقتدار کی حکمت عملی اور عیسائی پادیوں کی آمد

ہندوستان پر غلبہ پالینے کے بعد استعمار کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے اقتدار کو استحکام اور دوام بخشنا تھا دانشوران یورپ اکٹھے ہوئے بہت سوچ بچار کے بعد طے پایا کہ اسپین کی تاریخ دہرائی جائے اور اندلس کا آزمودہ نسخہ برتا جائے۔ جب ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا زوال ہوا تو انگریزوں نے یہی طے کیا کہ جس طرح اندلس میں

27۔ مدنی، حسین احمد، مولانا، نقش حیات، دارالاشاعت، کراچی، جلد اول، 1953ء، ص 220
Madani, Hussain Ahmad, Mawlānā, Naqsh Hayat, Dārālāshā‘t, Karachi, Vol. 1, 1953, p. 220

عیسائیت کی تبلیغ کر کے پورے ملک کو عیسائی بنا کر حکومت کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنایا گیا بالکل اسی نہج پر ہندوستان میں بھی کام کیا جائے یہاں کے باشندوں کی اکثریت کو کسی طرح عیسائی بنایا جائے کیونکہ جب حاکم اور محکوم دونوں کا مذہب ایک ہو جائے تو فطری طور پر رعایا حکومت کی وفادار اور اطاعت شعار ہوگی پھر جس طرح اندلس میں مسلم حکومت کے خاتمہ کے بعد عیسائی حکومت کو استحکام حاصل ہوا اور آج تک کوئی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ وہاں کوئی غیر عیسائی ہے ہی نہیں اسی طرح ہندوستان پر بھی برطانوی سامراج کے اقتدار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس حکمت وتدبیر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مسیحی مبلغین کی آمد ہوئی اور عیسائی پادریوں کا ہندوستان پر طوفان مسلط ہو گیا۔

عیسائی مشنری برسات کے مینڈکوں کی طرح ہر گلی کوچے میں نکل کھڑے ہوئے انہیں توپ اور بندوق کی پشت پناہی حاصل تھی حکومت وقت ان کی دل وجان سے مددگار تھی وہ بے خوف وخطر کسی چوراہے پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو تثلیث کی تبلیغ کرتے، بتسمہ لے کر گناہوں سے ابدی نجات پانے کا جھانسہ دیتے اسلام کے احکام وفرائض کا حوالہ دے کر عیسائیت میں ہر چیز کے لیے اباحت کلی کی سہولت کا مژدہ سناتے قران کریم اور سرور دوعالم پر طرح طرح سے زبان طعن دراز کرتے اپ اندازہ کریں کہ ایک قوم جو سیاسی وریاستی اعتبار سے مغلوب ہو چکی ہو اس کے لیے فاتح قوم سے اپنے پیغمبر کے حق میں اس قسم کی زبان درازی کتنی دل ازاری کا سبب ہوگی اور اردو کے مشہور شاعر مولانا حالی اس صورتحال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

"ہندوستان میں اسلام خطروں میں گرا ہوا تھا ایک طرف مشنری گھات میں لگے ہوئے تھے اگرچہ قحط کے دوران میں ان کو دبلا پتلا شکار پیٹ بھراؤ مل جاتا تھا مگر وہ اس پر قانع نہ تھے اور ہمیشہ سید فربہ کی تلاش میں رہتے تھے۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ دانت ان کا مسلمانوں پر تھا اس لیے ان کے منادیوں میں ان کے اخباروں اور ان کے رسالوں میں زیادہ تر بوچھاڑ اسلام پر ہوتی تھی اسلام کی تعلیم کی طرح طرح سے برائیاں ظاہر کرتے تھے بانی اسلام کے اخلاق وعادات پر انواع اقسام کی نکتہ چینیاں کرتے تھے چنانچہ بہت سے مسلمان کچھ ناواقفیت اور بے علمی کے سبب اور اکثر افلاس کے سبب ان کے دام میں آ گئے۔" انگریزی اقتدار کے آتے ہی یورپین مشنری بھی کثرت کے ساتھ آئے ان کا شمار خاصہ دشوار ہے تاہم یہاں چند ایسے پادریوں کا تذکرہ مناسب ہے جنھوں نے یہاں کے قدیم مذاہب کا خوب مقابلہ کرنا چاہا اور وہ تاریخی حیثیت کے مالک بنے۔[28]

---

28۔ کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، ترجمہ وتقدیم مولانا محمد اسماعیل عارفی، 2010ء، جلد اول، ص30

## ہندوستان میں مشنری پادریوں کے مختصر حالات زندگی

ذیل میں اب ہندوستان کے مشہور مشنریز اور پادریوں کے مختصر حالات زندگی کا جائزہ لیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہیں جو ہندوستان میں صرف اسی مقصد کے لئے آئے اور اپنی پوری صلاحیتیں اور زندگی اسی کام میں صرف کر دی۔

### ہینری مارٹن

ہینری مارٹن ۱۸۰۵ء میں انگلستان سے ہندوستان آیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے پلیٹ فارم سے اپنی سرگرمیاں شروع کی پہلی مرتبہ نئے عہد نامہ کا ترجمہ فارسی اور ہندی میں کیا۔ ایڈورڈ مور کے کہنے کے مطابق ۱۸۱۰ عیسوی تک کانپور میں رہا یہاں ایک شخص کو جو پیشہ کے لحاظ سے جوہری تھا بپتسمہ دیا اس کا مسیحی نام عبدالمسیح رکھا۔ پادری ہینری ہندوستان سے براستہ ایران پھر عراق چلا گیا وہاں سے عربی زبان سیکھی اور نئے عہد نامہ کا عربی ترجمہ کیا۔ صرف ۳۲ برس کی عمر میں ۱۸۱۲ میں انتقال کر گیا۔

### ولیم کیری

ولیم کیری پروٹسٹنٹ فرقہ کا پادری تھا۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کی ابتداء ۱۵۲۰ء میں ہوئی تھی۔ ولیم کیری پہلے پروٹیسٹنٹ مشنری ہیں جو ۱۸۱۳ء میں برطانیہ سے کلکتہ کے پاس رام پور پر پہنچے انہوں نے یہاں ایک چھاپہ خانہ قائم ،اس پریس میں پہلی بار بائبل کو جدید پرنٹنگ پریس سے چھاپا گیا۔ اس کا انتقال ۱۸۳۴ میں ہوا۔[29]

### پادری کارل۔جی۔فنڈر

پادری کارل۔جی۔فنڈر، سن ۱۸۰۳ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین دیندار تھے، اس کا باپ نانبائی کا کام کرتا تھا اور ماں ایک جوشیلی مسیحی عورت تھی۔

لڑکپن میں اس کا دل تبدیل ہو گیا، خدا نے اس کے لئے راستہ کھول دیا اور وہ ۱۸۲۰ء میں باسل مشنری کالج میں پانچ سال تک علم الٰہیات کا مطالعہ کرتا رہا۔[30]

---

Kārānwi, Rāḥmtu āllh, Mawlānā, Azālātālāwhām, Maktaba dārāl'lwm, Karachi, Translation and Antiquity Mawlānā Muhammad Ismail Arifi, 2010, Vol. 1, p. 30

29۔ کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، جلد اول، ص 31

Kārānwi, Rāḥmtu āllh, Mawlānā, Azālātālāwhām, Maktaba dārāl'lwm,Vol. 1, p. 31

30 ۔ برکت اللہ، پادری، صلیب کے علمبردار، پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، لاہور، 1957، ص 7

Barakāt allh, pādri, Ḥāmil al-ṣalīb, Punjab Religious Book Society, Lahore, 1957, p. 7

پادری فنڈر ۱۸۳۸ء میں ہندوستان آیا اور آگرہ (دہلی) میں رہائش اختیار کی وہاں سے اردو زبان سیکھی اور مسیحی تبلیغ شروع کی عبداللہ آتھم اور صفدر علی اسکے ہاتھ پر مسیح ہوئے پادری فنڈر نے "میزان الحق" کے نام سے کتاب لکھی جس کو مسیحی دنیا میں بڑی پذیرائی ملی۔۔ پادری فنڈر کا مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے تقریری مناظرہ ہوا، اس مناظرے کا موضوع تحریف بائبل، مسئلہ تثلیث اور رسالت محمدی تھے، جس میں اسے ذلت امیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ یکم دسمبر ۱۸۶۵ء کو فنڈر نے وفات پائی۔ اسکی قبر انگلستان میں ہیم کے مقام پر ہے۔[31]

## پادری چارلس ولیم فورمین

پادری چارلس ولیم فورمن صوبہ کن ٹکی کے شہر واشنگٹن سے آدھ میل باہر تین مارچ ۱۸۲۱ء کو امریکہ میں پیدا ہوا۔ اس نے مذہبی تعلیم کو اپنی زندگی کا موضوع بنایا اور رنجیت سنگھ کے دور میں ۱۸۴۸ء میں کلکتہ آیا پھر وہاں سے لاہور شفٹ ہو گیا۔ ۱۸۵۰ء میں لاہور میں کچھ زمین خرید کر وہاں باقاعدہ ایک سکول کی بنیاد رکھی۔ ایف سی کالج لاہور انہی کا بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی مرکزی مشنری کالج تھے۔ ۱۸۵۲ء میں شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں ان کے سکول میں طلبہ کی تعداد ۷۰۰ سے زیادہ ہو چکی تھی یہ منادی کا کام کھلے عام سرانجام دیتے تھے۔ ٹریکٹ، ہینڈ بل اور کتابیں تقسیم کرتے، دکانوں اور بازاروں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ان کا انتقال ۱۸۹۴ء میں ہوا۔[32]

## پادری رابرٹ کلارک

رابرٹ کلارک ۱۸۲۵ء میں برطانیہ میں پیدا ہوا اور ۱۸۵۲ء میں ہندوستان (امرتسر) آیا۔ اس نے ۱۴ مئی ۱۸۵۵ء میں پشاور میں ایک ہائی سکول قائم کیا۔ یہ پادری بازاروں میں عیسائیت کی منادی کیا کرتا تھا بہت سے لوگوں نے اس کے ہاتھوں بپتسمہ لیا اور عیسائیت میں داخل ہوئے۔ 1866ء میں اس نے امرتسر کے ایک نام نہاد مولوی عماد الدین کو مرتد کیا۔ برصغیر کی مسیحی تاریخ میں اسے کامیاب مناظر کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ رابرٹ کلارک نے امریکن مشن والوں کے ساتھ مل کر پنجاب ریلیجئیس بک سوسائٹی کی بنیاد بھی رکھی اور اس کے پہلے سیکریٹری مقرر

---

31 ۔امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال، ص97،95

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p.95.97

32۔ برکت اللہ، پادری، صلیب کے علمبردار،، ص78

Barakāt allh, pādri, Ḥāmil al-ṣalīb, p.78

ہوئے۔یہ ادارہ آج بھی مسیحی کتب کی اشاعت کے لیے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے رابرٹ کلارک کا انتقال ۱۹۰۰ءمیں ہوا۔[33]

## پادری ٹامس ہنٹر

ٹامس ہنٹر کا تعلق امریکن پریس بائٹیرین اے پی مشن سے تھا۔ٹامس ہنٹر ۱۸۵۵ءمیں سیالکوٹ آیا۔اس نے دہلی اور لاہور میں بہت مشنری کام کیا ۱۸۵۷ءمیں لاہور میں متعدد مشن سکول قائم کیے۔یہ جنگ آزادی میں اپنے بیوی بچوں سمیت مارا گیا تھا۔[34]

## بشپ جارج ایلفرڈ لیفرائے

یہ پادری ۱۸۷۹ء میں بطور مشنری ہندوستان آیا۔ یہ بشپ اپنے وقت کے سب سے بڑے مبشرِ انجیل اور مسیحی کلیسا میں بااثر شخصیت تھا اس نے ہندوستانی باشندے پادری برکت اللہ کے چچا پادری احسان اللہ کو آرچ ڈیکن مقرر کیا اس پر ملتان کے ایک پادری فرنچ سے اسکے اختلافات ہو گئے۔ مولانا شرف الحق نے اس کا زبردست مقابلہ کیا اسے ہر محاذ پر شکست دی کامیاب مناظرے کیے اور کھلی فتح پائی۔[35]

## ٹامس والپی فرنچ

ٹامس والپی سن ۱۸۲۵ء میں نوروز کے دن پیدا ہوا۔والپی اپریل ۱۸۵۰ء میں اپنی درخواست پر چرچ مشنری سوسائٹی کے ذریعے ہندوستان میں تبلیغ کرنے کے لیے اکسفورڈ سے دستبردار ہو گیا سوسائٹی نے اس کی درخواست منظور کی اور آگرہ میں جو مشن کالج قائم ہونے والا تھا اس کا پرنسپل مقرر کر دیا،ٹامس والپی ستمبر ۱۸۵۰ءمیں ہندوستان کے لئے روانہ ہوا،چار ہفتوں کا سفر طے کر کے کلکتہ پہنچا اور ۱۳ فروری ۱۸۵۱ء کو آگرہ پہنچ گیا۔یہاں والپی نے آٹھ سال تک کام کیا،یہاں صرف ایک ہی شخص تھا جو پادری ہنری مارٹن کی کوششوں سے مسیح ہوا۔ٹامس فرنچ کو دوسری زبانوں کے سیکھنے کا بہت شوق تھا اس لیے اسے غیر زبانوں کی واقفیت رکھنے کی وجہ سے "ہفت زبان پادری" کا

---

33 ۔ کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃالاوہام، جلد اول، ص30

Kārānwi, Rāḥmtu āllh, Mawlānā, Azālatālāwhām, Vol. 1, p. 30

34۔ برکت اللہ، پادری، صلیب کے علمبردار، ص160

Barakāt allh, pādri, Ḥāmil al-ṣalīb, p.160

35۔ ایضاً، ص166،167

Ibid , p.166.167

لقب دیا گیا وہ اپنا زیادہ وقت زبانوں کے جاننے اور زبانیں سیکھنے میں گزارتا تھا۔ فرنچ وال پی بازاروں میں مسیحیت کی تبلیغ کرتا چنانچہ یہی وہ فرنچ والپی ہے جس نے مولانا رحمت اللہ اور پادری فنڈر کے مناظرے کا اہتمام کیا اور پادری فنڈر کے ساتھ معاون کی حیثیت سے مناظرہ میں شامل ہوا پادری فرنچ پادری فنڈر کا بڑا مداح ومعتقد دوست تھا۔ دسمبر سن ۱۸۸۷ء میں فرنچ نے صحت کی خرابی کی وجہ سے بشپ شپ سے استعفی دے دیا۔ وہ پورے ۱۰ سال اس عہدے پر کام کرتا رہا۔ چھ جنوری سن ۱۸۸۸ء کو وہ انگلستان چلا گیا اور ہندوستان سے اس کا تعلق قطع ہو گیا۔ ۱۴ مئی سن ۱۸۹۱ء میں اس کا انتقال ہوا۔[36]

## پادری اینڈریو گورڈن ڈی ڈی

اینڈریو گورڈن ۱۷ ستمبر کو سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ جون ۱۸۵۴ء میں امریکہ کے شہر پٹس برگ میں جب ایسوسی ایٹ پر سبائٹیرین سینڈ آف نارتھ امریکہ کا اجلاس ہوا تو طے پایا کہ ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت کے لیے ایک مشن کھولا جائے، اس میں پادری اینڈریو کو پہلا مشنری مقرر کیا گیا۔ اینڈریو کو فروری سن ۱۸۶۴ء میں بیماری کی وجہ سے امریکہ واپس جانا پڑا۔ ۱۰ سال کے عرصہ میں گارڈن کی کوششوں سے دو ہندوستانی مشنری کے عہدے پر مقرر کیے گئے۔ اس کے بعد پادری گارڈن گرداس پور گیا اور عام تبلیغ کی وہ سکول قائم کرنے کے حق میں نہیں تھا بلکہ عام منادی چاہتا تھا شہر اور دیہاتوں میں گشت لگاتا، ان ایام میں مشن کا یہ قانون تھا کہ ۱۰ سال کے بعد مشنری رخصت پر امریکہ جائیں لیکن وہ صحت کی وجہ سے امریکہ نہ جا سکا اور ۱۳ اگست سن ۱۸۸۷ کو انتقال کر گیا۔[37]

## ڈاکٹر جے، سی، آر، یوئنگ

ڈاکٹر جیمز سی، آر، یوئنگ ۲۳ جون ۱۸۵۴ء کو پیدا ہوا ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳ برس کی عمر میں مسیحی دینی علم حاصل کیا اور ۱۵ سال کی عمر میں ایک سکول میں معلم بھرتی ہوا۔ دو اکتوبر سن ۱۸۷۹ء میں وہ ہندوستان آیا بمبئی سے فتح گڑھ، الہ آباد پانچ سال تک پھرتا رہا اس کے بعد وہاں سے تبدیل ہو کر سہارنپور بھیجا گیا یہاں چند سال اردو سیکھتا رہا اس نے اردو میں اتنا ملکہ حاصل کر لیا کہ سن ۱۸۸۳ء کے بعد تادم مرگ مشنریوں کا ممتحن رہا۔ کچھ عرصہ کے

36۔ امداد صابری، فرنگیوں کا جال، ص99،100

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p.99.100

37۔ ایضاً، ص143تا152

Ibid.pp,143.152

لیے "مخزنِ مسیحی" کا مدیر بھی رہا۔ ۱۸۸۷ء میں بیماری کی وجہ سے امریکہ گیا اسی سال اس کو ڈی ڈی کی اعزازی ڈگری ملی اکتوبر سن ۱۸۸۰ء امریکہ سے واپس آیا تو ڈاکٹر فورمین کی جگہ مشن کالج میں مقرر کیا گیا اسی کے عہد میں کالج کی موجودہ عمارت کھڑی کی گئی سن ۱۸۹۹ء میں پنجاب یونیورسٹی نے اس کو انٹرنس کی انگریزی کا ممتحن مقرر کیا۔ سن ۱۹۱۰ء میں ڈاکٹر یوئنگ کو پنجاب یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا گیا ڈاکٹر یوئنگ ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء میں انتقال کر گیا۔[38]

## ڈاکٹر تھیوڈور لائٹن پینل

ڈاکٹر تھیوڈور لائٹن سن ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوا اس نے سن ۱۸۸۴ء میں میٹرکولیشن کا امتحان پاس کیا اور سن ۱۸۸۶ء میں بی ایس سی آنرز امتحان میں کامیاب ہوا۔ ۲۲ نومبر سن ۱۸۹۰ء کو مشنری سوسائٹی کو اپنی خدمات پیش کی جس نے اس کو ہندوستان بھیجا وہاں اس نے اردو سیکھی کراچی سے ڈیرہ اسماعیل خان بھیجا گیا جہاں اسے ایک ہسپتال میں لگایا گیا۔ جنوری سن ۱۸۹۷ء میں ڈاکٹر پینل لاہور گیا اور بنوں کے لیے چھاپہ خانہ خرید لایا اور آتے ہی اخبار "تحفہ سرحد "شروع کر دیا۔ یہ پہلا اخبار تھا جو انہوں نے شائع کیا جو بنوں میں شائع ہوا اس کا ایڈیٹر وہ خود تھا۔ اکتوبر سن ۱۸۹۸ء میں اس نے فارسی کا امتحان پاس کیا اور عربی کا مطالعہ شروع کیا۔ سن ۱۹۰۹ء میں اس نے پنجابی سیکھی اس کی زندگی ہندوستان میں تبلیغِ مسیح میں گزری اس کا انتقال ۲۱ جنوری سن ۱۹۱۲ء میں ہوا۔[39]

## مشنری کتب

مشنری سوسائٹیوں نے بائبل اور دواؤں مناجات اور گیتوں کے علاوہ ہندوستان کے دیگر مذاہب خصوصاً ہندو اور مسلمانوں کے مذہب ان کی کتاب برگزیدہ قران مجید اور اس کے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے خلاف اور دین مسیحیت کی حقانیت اور صداقت کو جتانے کے لیے مختلف کتب شائع کی۔

ان کتابوں میں سب سے غیر مہذب اعتراضات سے بھرپور اور زہریلی کتابیں "میزان الحق" "طریق الحیات" اور "مفتاح الاسرار" ہیں یہ کتابیں سلسلہ وار پادری فنڈر نے شائع کی ہیں یہی وہ تیزابی کتابیں ہیں جن کی تمام مصنفین نے تقریباً ڈھٹائی کے ساتھ نقل کی اور ان غیر شریفانہ اعتراضوں سے اپنی کتابوں کو آلودہ کیا چنانچہ ان تمام کتابوں میں

---

38۔ امداد صابری، فرنگیوں کا جال، ص109،110

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p.110,109

39۔ برکت اللہ، پادری، صلیب کے علمبردار، ص195تا231

Barakāt allh, pādri, Ḥāmil al-ṣalīb, p.195.231

متنازعہ فی مسائل اور اعتراضات ایک ہی قسم کے ہیں ایک ہی خباثت کو بار بار مختلف عنوانات اور ناموں یا عبارت کے ساتھ دہرایا گیا ہے۔ مسلمانوں پر جن اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی ہے وہ یہ تھے۔

1۔ قرآن مجید اصلی نہیں ہے اس میں تحریف اور تبدیلی ہوئی۔

2۔ قرآن مجید میں کوئی نئی چیز نہیں ہے تورات اور زبور سے سرقہ ہیں اس کے علاوہ اس میں جو کچھ ہے وہ یہودیوں کی خرافات ہے۔

3۔ نبی کی نبوت کے لیے معجزے ضروری ہیں محمد رسول اللہ سے کسی معجزہ کا ظہور نہیں ہوا اس لیے وہ نبی نہیں تھے

4۔ محمد رسول اللہ کی رسالت کی کوئی پیشین گوئی کتب عہد عتیق اور جدید میں نہیں ہے اس لیے وہ پیغمبر نہیں تھے۔

5۔ کتاب مقدس کے مطالب قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اس لیے قرآن کتاب الہی نہیں ہے۔

6۔ اسلام جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے۔

7۔ قرآن مجید کی آیات ایک دوسرے کے مخالف اور متضاد ہیں اس لیے قران کلام الہی نہیں ہے۔

8۔ قران میں گناہ کی معافی کا کوئی وسیلہ نہیں ہے۔

9۔ اسلام جہاد (بزور شمشیر) کے ذریعے پھیلایا گیا۔

10۔ محمد رسول اللہ کو وحی نہیں آتی تھی بلکہ وہ صرع کی بیماری تھی جس میں وہ مبتلا تھے۔

11۔ قران مجید کی آیتیں جھوٹی ہیں۔

12۔ حضور اقدس کی ذات اقدس پر شرمناک و نازیبا الزامات اور حملے۔

13۔ انجیل اور کتب عہد عتیق میں منسوخ نہیں ہوئی اور نہ اس میں تحریف ہوئی۔

14۔ قران مجید انجیل کے الٰہی کتاب ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

15۔ نجات مسیح کے راستے پر ہے۔

ان اعتراضات کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر معترض کی ذہنیت ایک ہی غلاظت میں بسی ہوئی ہے سنی ہوئی ہے سب نے رذیلوں ننگوں کے معیار سے نبی اخر الزمان رحمت اللعالمین کو بدنام اور رسوا کرنے کی ناپاک اور ناکام کوشش کیا اور اپنے بد باطن اور ناپاک ظرفوں کو آشکار کیا ہے بعض نے تو حد کر دی شرافت اور انسانیت اور اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی گندا دہنی اور ذہنی غلاظت کے ساتھ حضور انور کی ذات والاصفات پر انتہائی غیر شریفانہ کمینہ اور غیر مہذب حملہ کیے ہیں ان میں پادری عماد الدین کا گندا قلم زیادہ گستاخ اور ان کی کتاب تلخیص الاحادیث بے بنیاد الزام اور بہتانوں سے زیادہ سیاہ نظر آتی ہے۔ یہ بے لگام پادری حضور اقدس کی شان میں لکھتا ہے آپ نفسانی لذائذ

خاص کر شہوت کے ایسے پابند تھے کہ گویا دنیا میں اسی کام کے لیے آئے تھے کنیز اور باندی سے نکاح نہ کرنا بے نکاح ان سے ہم بستر ہونا جو عورت حضرت کو نہ کرے اس کو جبراً جورو بنانا یہ کام حضرت کا تھا(نعوذ باللہ)۔یہی پادری بہتان لگاتا ہے۔ان الزامات سے اندازہ لگائیے کہ حکومت ایسی تصنیفات کی موجودگی میں اپنے اپ کو حکومت کا اہل کہہ سکتی ہے اور اپنے ہم مذہب مبلغین اور پادریوں کو ایسے افعال و حرکات شنیع کے کرنے کی اجازت دیتی ہے اپنے اپ کو رعایا پرور نیک نیت مہذب اور غیر جانبدار ثابت کر سکتی ہے دنیا کی تاریخ میں ایسی گندی تصنیفات اور ساز شانہ شطینت کی مثال کسی سلطنت میں نظر نہیں آئے گی۔[40]

## اخبارات اور رسائل

کتابوں کے علاوہ اخبارات اور رسائل بھی نکالے گئے جن کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہندوستان کے مذاہب اور ان کے رشیوں اور نبیوں کا مذاق اڑایا جائے اور اپنے مذہب کی قدر و قیمت اور بڑائی جتائی جائے اس کام کے لیے عیسائیوں نے کون کون سے رسالے اور اخبار نکالے ذیل میں ان کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

1۔سماچار دین:اس کو میر رام پور کے پادریوں نے سن ۱۸۱۸ء میں جاری کیا۔

2۔خیر خواہ ہند: یہ رسالہ مرزاپور کی امریکن مشنری جو پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتی تھی سن ۱۸۴۷ء میں نکالا جو فارسی اور لاطینی رسم الخط میں چھپتا تھا اس کا مقصد صرف تبلیغ مذہب نصاریٰ تھا۔

3۔محبوب ہند: پنڈت ماسٹر رام چند داس نے یہ رسالہ ۱۸۵۲ء میں نکالا انہوں نے اس کے علاوہ فوائد الناظرین پرچہ بھی جاری کیا تھا یہ وہ ماسٹر صاحب ہیں جن کے عیسائی ہونے پر ۱۱ جولائی سن ۱۸۵۲ء میں شہر کے اندر بڑا غلغلہ پیدا ہوا تھا اور طالب علموں میں مشن سکولوں میں اپنا نام لکھوانا بند کر دیا تھا

4۔شملہ اخبار: شملہ اخبار شملہ سے شائع ہوا یہ اخبار ہربرٹ ایڈورڈ کی سرپرستی میں نکلتا تھا اس کا اجراء سن ۱۸۵۳ء میں ہوا۔یہ اردو میں لیکن چندہ دینے والے زیادہ ہندو تھے۔

5۔بائیداد: سن ۱۸۵۹ء میں یہ رسالہ جاری ہوا یہ یوروپین خیالات کا موئید بمبئی کی مسیحی انجمن کا رسالہ تھا۔

6۔خیر خواہ خلق یہ اخبار سن ۱۸۶۳ء سے نکلنا شروع ہوا۔مہینہ میں دو مرتبہ آگرہ میں سکندرہ ایپنی مشنری چھاپے خانے سے شائع ہوتا تھا۔

---

40۔امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال، ص64،65

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys, p.64.65

7۔لوگ مترا ہندی: یہ رسالہ دیوناگری رسم الخط میں شائع ہوتا تھا اور سکندرا کے مطبع میں چھپتا تھا جہاں "خیر خواہ خلق" چھپتا تھا یہ پہلی جنوری ۱۸۶۳ء سے نکلنا شروع ہوا اس کے ایڈیٹر کا نام پردہ اخفاء میں ہے۔

8۔مواعظ عقبیٰ: یہ سن ۱۸۶۷ء سے دلی سے شائع ہونا شروع ہوا اس کی ادارت دو عیسائی ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی۔

9۔حقائق عرفان: یہ مسیحی تبلیغ کا ماہوار رسالہ جس کی ادارت کے فرائض پادری عماد الدین نے انجام دیے یہ امر تسر سے شائع ہوتا تھا۔ جنوری ۱۸۶۷ء سے اس کی اشاعت شروع ہوئی ،لاہور کے مطبع افتاب پنجاب میں طبع ہوتا تھا۔

10۔مخزن مسیحی: یہ رسالہ ماہانہ اور لاطینی رسم الخط میں تھا جولائی ۱۸۶۷ء سے شائع ہوتا تھا اس کے مدیر الہ آباد کے پادری جے جے دانش تھے اس رسالہ کا خطاب ہندوستانی عیسائیوں کی طرف ہوتا تھا یہ بہت سستے داموں میں دیا جاتا تھا ویسے ہر اشاعت کی قیمت تین آنہ تھی۔

11۔میور گزٹ: میرٹھ کا ماہوار اردو رسالہ تھا۔ یہ رسالہ سن ۱۸۸۸ء سے شائع ہونا شروع ہوا اس کی سرپرستی ولیم میور کرتے تھے رسالے کا نام موصوف کے نام پر ہی ہے یہ چھوٹی تقطیع کا آٹھ صفحات پر مشتمل رسالہ تھا اور رسالہ کے پہلے صفحے پر یہ مقولہ بطور عنوان درج ہے "کل جدید لذیذ "۔

12جلوہ طور: یہ میرٹھ سے شائع ہوتا تھا اور مطبع سلطان المطابع میں طبع ہوتا تھا آٹھ صفحات پر مشتمل تھا ہر صفحے پر دو کالم تھے۔

13۔کوکب عیسوی: گارسان دتاسی اپنے خطابات میں لکھتے ہیں کہ میرٹھ کے اخبار عالم میں مورخہ ۲۶ اگست سن ۱۸۶۸ء میں اس کے متعلق اعلان میری نظر سے گزرا۔

14۔پنجاب ریویو امر تسر: اس اخبات کا ایڈیٹر پادری رجب علی تھا

15۔نور افشاں: یہ رسالہ لدھیانہ سے چھپتا تھا

16۔شمس الاخبار: یہ اخبار لکھنؤ سے نکلتا تھا۔

17۔بمبئ گاؤ جین: بمبئ سے شائع ہوتا تھا۔[41]

41 ۔امداد صابری، مولانا، فرنگیوں کا جال، ص66

Imdād Sābri, Mawlānā, The Network of fārānjys , p.66

## حاصل کلام

یہ ایک مختصر جائزہ ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ برصغیر میں انگریزوں نے عیسائیت کے پھیلاؤ میں کس کس طرح سے اپنی توانائیاں صرف کی اور ہر ہر حربہ اختیار کیا جس سے عیسائیت کو فروغ حاصل ہو سکتا تھا اس میں پادریوں اور مشنریوں کی فوج سے لے کر حکومتی اختیارات کا ناجائز استعمال اور کتابوں سے لے کے رسائل اور اخبارات تک اور سرعام منادی سے لے کے مناظرہ بازی تک ہر وہ طریقہ اختیار کیا جس سے عیسائیت کو پھیلایا جاسکتا تھا ۔لیکن مسلم علماء بھی اس ساری صورت حال کا بغور جائزہ لیتے رہے اور انہوں نے دفاع اسلام میں ہر محاذ پہ عیسائیت کے بڑھتے ہوئے طوفان کے آگے نہ صرف بند باندھا بلکہ اس شتر بے مہار کو لگام بھی ڈالی اور اسے ایسا جکڑا کہ پھر دوبارہ اٹھنے کا موقع نہ دیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License